



## سوال

(233) کیا رمضان میں نیک عمل کا ثواب اور برے عمل کا گناہ ستر درجے بڑھ جاتا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک میں نیک عمل کا ثواب ستر درجے بڑھ جاتا ہے۔ کیا اسی طرح گناہ میں بھی اضافہ ہوتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کیا یہ اس کی شانِ کریمی کے خلاف نہیں؟ اور رمضان کی برکات پر حرف نہیں آئے گا۔ مدلل تحریری فرمایا جائے۔ (ایک سائل) (۷ فروری ۱۹۹۷ء)

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

رمضان میں نیکی کا اجر و ثواب ستر گناہ بڑھنے والی روایت سنداً اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں بلحاظ تک جا پہنچی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

إِنَّمَا لَعْنَةُ الصَّابِرِينَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۚ ۱۰... سورة الزمر

اہلِ تابوتِ و تفسیر نے صابروں کی تشریح روزہ داروں سے کی ہے۔ اور صحیح حدیث میں ہے:

إِلَّا الصَّوْمَ، فَإِنَّ لِي وَأَنَا أَجْرِي بِهِ (صحیح مسلم، باب فضل الصیام، رقم: ۱۱۵۱)

اور جہاں تک برائی کا تعلق ہے سو اس کے ارتکاب سے رمضان غیر رمضان میں اضافہ نہیں ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے:

فَإِنْ هُوَ يَوْمٌ بَنَّا فَعَلِمْنَا كَتَبْنَا اللَّهُ لَهُ سِتْرَةً وَاحِدَةً (صحیح البخاری، باب منہم بحسبہ أو بسببہ، رقم: ۶۳۹۱)

”یعنی بندہ اگر گناہ کا قصد کر کے برائی کر گزرتا ہے تو تعالیٰ اس کے لیے صرف ایک برائی درج کرتا ہے۔“

اور قرآن کریم میں ہے:

مَنْ جَاءَ بِحَسَنَةٍ فَلَهُ عَشْرٌ مِثْلُهَا وَمَنْ جَاءَ بِسَيِّئَةٍ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلُهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۚ ۱۶... سورة الانعام

”جو کوئی (ا) کے حضور نیکی لے کر آئے گا اس کو بیس دس نیکیاں ملیں گی اور جو برائی لائے گا اسے سزا ویسی ہی ملے گی۔“



اور الاعرج کی روایت میں ہے :

‘فَأَلْتَبَوَالَهُ بِمِثْلِنَا’ (صحیح مسلم، باب إِذَا بَعَثَ الْعَبْدُ حَسَنَةً كَتَبَتْ، وَإِذَا بَعَثَ بِسَيِّئَةٍ لَمْ تَكْتَبْ، رقم: ۱۲۹)

اور صحیح ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے :

‘فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةً مِثْلَنَا أَوْ أَغْفِرُ’ (صحیح مسلم، باب فَضْلِ الذِّكْرِ وَالذُّعَاءِ وَالشَّقْرِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، رقم: ۲۶۸۷)

اور ”صحیح مسلم“ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے اخیر میں الفاظ یوں ہیں : ‘أَوْ يَمْحُوهَا’ مفہوم اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم یا توبہ و استغفار یا اہم عمل کرنے سے برائی کو مٹا دیتا ہے لیکن پہلا معنی حدیث ابوذر رضی اللہ عنہ کے قریب تر ہے۔

حافظ ابن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

‘وَيُسْتَفَادُ مِنَ التَّأْكِيدِ بِقَوْلِهِ وَاحِدَةً أَنَّ السَّيِّئَةَ لَا تُضَاعَفُ كَمَا تُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ وَبُعُولَى وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَلَا تُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا’ (فتح الباری، ج: ۱۱، ص: ۳۲۸)

”یعنی سنیہ کے ساتھ واحدہ کی تاکید سے یہ بات مستفاد ہے کہ برائی میں اضافہ نہیں ہوتا جس طرح کہ نیکی میں کئی گناہ اضافہ ہوتا ہے اور یہاں کے فرمان ‘فَلَا تُجْزَى إِلَّا مِثْلَهَا’ کے عین مطابق ہے۔“

ابن عبد السلام نے اپنی ”امالی“ میں کہا کہ تاکید کا فائدہ یہ ہے کہ یہاں اس شخص کا وہم رفع کرنا مقصود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ انسان جب برائی کرتا ہے تو برا عمل اس پر لکھ دیا جاتا ہے اور قصہ برائی کا بدی میں مزید اضافہ کا موجب ہوگا۔ درآں حالیکہ معاملہ اس طرح نہیں برائی صرف ایک ہی لکھی جاتی ہے۔ ہاں البتہ بعض اہل علم نے حرم کی میں برائی کے ارتکاب کو اس سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

اسحاق بن منصور نے کہا میں نے امام احمد رحمہ اللہ سے دریافت کیا۔

‘بَلْ وَرَدَنِي شَيْئًا مِنَ الْحَدِيثِ أَنَّ السَّيِّئَةَ تَكْتَبُ بِالْكَثْرِ مِنْ وَاحِدَةٍ قَالُوا لَنَا سَمِعْنَاكَ لِتَعْظِيمِ’ (فتح الباری، ج: ۱۱، ص: ۳۲۹)

”کیا کسی حدیث میں وارد ہے کہ برائی بھی ایک سے زیادہ لکھی جاتی ہے۔ جواباً فرمایا: میں نے یہ بات کسی سے نہیں سنی۔ ہاں البتہ حرم کی تعظیم و احترام کی خاطر مکہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔“

تاہم جمہور زمان و مکان کے اعتبار سے تعظیم کے قائل ہیں۔ لیکن بعض دفعہ بڑھائی میں تفاوت پایا جاتا ہے۔ اس پر یہ اعتراض وارد نہیں ہو سکتا کہ قرآن میں ازواج مطہرات کے بارے میں تو تضعیف عذاب کی نص موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

‘مَنْ يَأْتِ مِنْكُنْ بِفَحْشَةٍ مِثْلِيَةٍ يُضَاعَفْ لَنَا الْعَذَابُ ضَعْفَيْنِ’ ... سورة الاحزاب ۳۰

”تم سے جو کوئی صریح ناشائستہ الفاظ کہہ کر رسول ﷺ کو ایذا دینے کی حرکت کرے گی اس کو دو گنی سزا دی جائے گی۔“

تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نبی ﷺ کے حق کی عظمت کی بناء پر ہے۔ کیونکہ ازواج مطہرات سے فحش گوئی وقوع ایک زائد سمت کا مستقاضی ہے وہ ہے نبی ﷺ کی ذات گرامی کو اذیت دینا۔ (فتح الباری: ۳۲۸/۱۱-۳۲۹)



اس ساری بحث کا حاصل یہ ہے کہ برائی صرف ایک ہی برائی رہتی ہے اس میں اضافہ نہیں ہوتا۔ چاہے موسم رمضان ہو یا غیر، لیکن ایام مبارکہ میں اس کے وقوع سے اس کی شناخت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس پر سختی سے نکیر کی گئی ہے یا 'وَيَا بَنِي السُّرَّةِ أَقْبِرْ' (سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی فضل شہر رمضان، رقم: ۶۳۲، سنن الترمذی، باب ماجاء فی فضل شہر رمضان، رقم: ۶۸۲) میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔ 'وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ بِهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ' دوسری حدیث میں ہے:

'مَنْ لَمْ يَدْرِعْ قَوْلَ الرَّؤُورِ وَالْعَمَلِ بِرَبِّهِ فِي الصَّوْمِ، رَقْم: ۱۹۰۳)

امت مرحومہ پر! رب العزت کا عظیم احسان ہے کہ ایک ایک نیکی میں بے پناہ اضافہ کر دیا۔ جب کہ بدی میں تعدد کے بجائے اسے اپنی جگہ پر رکھ کر توبہ و انابت کی دعوت عام دی تا کہ گنہگار سیاہ کار بندے اس کے آغوش رحمت میں داخل ہو کر بہشت کے وارث بن سکیں۔ اسی بناء پر ترغیب دی گئی ہے کہ

'مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ - (صحیح البخاری کتاب الصیام، باب من صام رمضان ايمانًا واحتسابًا وَنِيَّةً، رقم: ۱۹۰۱)

اور جب اس کی مرضی ہو تو حقوق العباد کو بھی معاف فرما کر ظالم و مظلوم اور قاتل و مقتول دونوں کو خوش کر دیتا ہے۔

لَا يُسَلُّ عَنَّا يُفْضَلُ وَهُمْ يُسَلُّونَ ۲۳ ... سورة الانبياء

إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ... ۵۳ ... سورة الزمر

لہذا یہ اعتقاد رکھنا کہ رمضان المبارک میں نیکی کی طرح برائی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا شرعی نصوص کے منافی نظریہ ہے۔

۱ رب العزت جملہ مسلمانوں کو برکات رمضان سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ (آمین)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 232

محدث فتویٰ